شجر کاری اور اسلامی تعلیمات

سراج کریم سلفی

دل آویز سبزہ زار، دل فریب گھنے جنگلات، ہرے بھرے درختوں کی لمبی قطاریں، باغات میں ثمر آور اشجار کسی بھی خطے کو جنت نظیر بنا دیتے ہیں کہ جس کی طرف دل خراماں خراماں کھچا چلا جاتا ہے۔ بھینی بھینی خوشبو، ٹھنڈی ہوائیں، چڑیوں کی چہچہاہٹ اور بلبل کی نغمہ سرائی کان میں رس گھولتی ہے۔ اس سے جہاں مضطرب دل کو سکون ملتا ہے، رنجیدگی کو شکست ہوتی ہے وہاں بالآخر انسان ان تمام مظاہرِ قدرت سے متاثر ہوکر برملا گویا ہوتا ہے:

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمرٰن ۳:۱۹۱)

اور کہتے ہیں اے پروردگار تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

شجر کاری، باغات کو اور جنگلات کی اہمیت وضرورت اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے، جب چاروں طرف آلودگی بسیرا ڈالے ہو، صاف و شفاف ہوا کے لیے جسم ترستا ہو، اور زہر آلود ہوائیں نسل انسانی کو گھن کی طرح کھارہی ہوں۔ دورِ جدید کی سائنس وٹکنالوجی نے جہاں انسان کی سہولت و آسانی کے لیے لامحدود و اَن گنت وسائل مہیا کیے ہیں، زندگی کے مختلف شعبہ جات میں انسان کو بامِ عروج پر پہنچا دیا ہے، وہیں اس کے لیے مختلف بیماریوں اور آفات کے سامان بھی فراہم کردیے ہیں۔ صنعتی ترقی کے اس دور میں ہر طرف آلودگی چھائی ہوئی ہے۔ ہوا، پانی اور زمین پر دیگر حیاتیات اپنی خصوصیات کھورہی ہیں۔ جس کی وجہ سے عالمی حدت (Global Warming) کا مسئلہ پیدا ہوگیا ہے۔ فضائی آلودگی، آبی آلودگی، زمینی آلودگی، صوتی آلودگی، سمندری آلودگی،

شعاعی آلودگی روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ تیزی سے فیکٹریاں، سڑکوں پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں، فضائی اور بحری جہازوں کا دھواں، مختلف صنعتوں کے فضلات سے مسئلہ مزید پیچیدہ ہوتا چلا جارہا ہے۔

اس صورتِ حال میں سرسبز پودے، گھنے باغات اور جنگلات کی اہمیت وضرورت شدت سے بڑھ جاتی ہے کیوں کہ اللہ نے مخلوقات اور دیگر مظاہرِ کائنات کی تخلیق کو اس طرح مربوط کیا ہے کہ یہ سلسلہ بغیر کسی رکاوٹ کے جاری چلا آرہا ہے۔ چناں چہ انسان کو زندہ رہنے کے لیے آکسیجن کی ضرورت ہے جس کا منبع نباتات ہیں، جب کہ نباتات، انسان اور دیگر مخلوقات سے نکلنے والی کاربن ڈائی آکسائڈ کو اپنی خوراک کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ اسی طرح اللہ نے انسان کو نباتات کے پھلنے پھولنے کا ذریعہ بنایا ہے، جس کی وجہ سے فضا میں توازن قائم ہے۔ لیکن اگر اس میں کسی طرح کی مداخلت کی جائے تو توازن میں خلل پیدا ہوجاتا ہے اور اس کے براہِ راست نقصانات انسانوں اور دیگر مخلوقات کو بھگتنا پڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ (القمر ۵۴:۴۹) ہم نے ہر چیز ایک تقدیر کے ساتھ پیدا کی۔

وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ (الحجر ۱۵:۱۹) اس نے ہر نوع کی نباتات ٹھیک ٹھیک نپی تلی مقدار کے ساتھ اُگائی۔

لیکن افسوس ہے کہ جہاں فضائی آلودگی اپنے پَر پھیلاتی جارہی ہے وہیں اس کے علاج کی دوا، یعنی جنگلات کی کٹائی انسان کی خودغرضی ومفاد پرستی کی تلوار سے بڑی بے دردی سے جاری ہے۔ اور صورت حال بھی یہی بتاتی ہے کہ جنگلات کی بے رحمی سے کٹائی ہمیں ۲۰۸۵ء تک سدابہار درختوں سے محروم کردے گی۔ اقوام متحدہ کے جائزے کے مطابق ہر سال تقریباً تیرہ ملین ہیکٹر رقبے پر پھیلے جنگلات کا صفایا ہورہا ہے، جب کہ سائنس داں حضرات کے نزدیک دورِ حاضر کا سب سے بڑا خطرہ تیزی سے جنگلات کا خاتمہ ہے کیوں کہ ایسی صورت حال میں سیلاب، آندھی اور طوفان اور دیگر آفات کا آنا لازمی ہے اور انسان مہلک امراض کا شکار ہونے لگے ہیں۔

نباتات کے فوائد صرف یہی نہیں ہیں کہ وہ ہمیں آکسیجن فراہم کرتی ہیں، بلکہ یہ درجۂ حرارت کو اعتدال وتوازن بخشتی ہیں، فضائی جراثیم کو اپنے اندر جذب کرلیتی ہیں، نیز انسانوں اور حیوانات کی غذائی ضروریات فراہم کرتی ہیں۔ چرندوں، پرندوں اور متعدد حیوانات کا مسکن بھی یہ درخت

ہیں۔ ادویات کا مخزن ہیں، دھوپ میں سایہ، اور سب سے بڑی بات یہ کہ آگ کا وجود بھی ہیں۔ خوش آیند بات یہ ہے کہ اب حکومتیں اور عوام آنکھیں کھول رہے ہیں، شجرکاری اور اس کے تحفظ کے لیے آوازیں بلند ہو رہی ہیں، کمیٹیاں تشکیل دی جارہی ہیں، اور عملی اقدام بھی جاری ہیں۔ یہاں ہم مختصراً سائنس اور قرآن وحدیث کے حوالے سے اس کی اہمیت وافادیت پر چند معروضات پیش ہیں۔

بڑے قصبوں میں ماحول کی آلودگی کے پیچیدہ مسئلے، گاڑیوں اور کارخانوں وغیرہ کے دھوئیں اور زہریلی گیسوں کی فضا میں شمولیت سے انسانی صحت کے لیے سنگین خطرات پیدا ہو چکے ہیں۔ اس مسئلے کا بہترین حل یہ ہے کہ ملک بھر میں اور بالخصوص شہروں میں بکثرت درخت لگائے جائیں۔ ان سے شہروں کے درجۂ حرارت میں کمی ہوگی اور فضا بھی صاف رہے گی۔

ماحولیات اور نباتات کے ماہر ڈاکٹر ایس کے جین کے مطابق ایک اوسط سائز کا درخت دو خاندانوں سے خارج شدہ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کو جذب کر کے ہوا میں کافی آکسیجن پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ درخت دن میں کافی رطوبت ہوا میں شامل کرتے ہیں، جس سے درجۂ حرارت کم اور ماحول خوش گوار ہو جاتا ہے۔ بڑے بڑے سرسبز وشاداب علاقے بڑے شہروں اور صنعتی علاقوں کی ہوا میں شامل ۷۰ فی صد سلفر ڈائی آکسائیڈ اور نائٹرک ایسڈ کو جذب کر لیتے ہیں۔

'ناسا' کی تحقیق کے مطابق چھوٹے پودوں کے گلدستے گھر میں رکھنے سے اندرونی فضا صاف ہوتی رہتی ہے۔ تحقیق کے مطابق آلودگی ہمارے گھروں میں مختلف ذرائع سے پھیلتی ہے۔ ان میں سگریٹ، گیس سے چلنے والے آلات، مصنوعی ریشے سے بنے ہوئے کپڑے، قالین، پردے ریفریجریٹر وغیرہ بھی کمرے کی ہوا کو آلودہ کرتے ہیں۔ ان سے کمرے کی ہوا میں نائٹروجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ جیسی گیسوں کا تناسب بڑھ جاتا ہے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے، ایسے کمروں میں اسپائڈر پلانٹ نامی پودوں کے گملے رکھنے سے ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر ہوا میں ان گیسوں کے تناسب میں زبردست کمی آجاتی ہے۔ ایک اوسط گھر میں آلودگی سے بچاؤ کے لیے ایسے ۸ سے ۱۵ پودوں کی موجودگی ضروری ہے اور پودوں کے مقابلے میں اسپائڈر پلانٹ زیادہ مؤثر پودے ثابت ہوئے ہیں۔

پودے اور نباتات صرف فضا کو صاف نہیں رکھتے بلکہ جسم وذہن کے لیے بھی نہایت مفید

ہیں۔ ماہرین کے مطابق ایک گھنٹہ باغ بانی کر کے جسم کے ۳۴۵ حرارے جلائے جا سکتے ہیں۔ اس محنت سے ہڈیوں کو مضبوطی ملتی ہے اور ذہن پر بھی اس سے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ذہنی دباؤ کم ہوتا ہے اور دیگر ذہنی الجھنوں سے چھٹکارا ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی مغربی ممالک میں ذہنی و جسمانی مریضوں کے علاج کے لیے باغبانی اور شجر کاری سے بھی مدد لی جاتی ہے۔ کچھ لوگوں نے تو دفتر سے لوٹنے کے بعد باغبانی کو اپنا معمول بنالیا ہے۔

شجر کاری قرآن کریم میں

موجودہ سائنس شجر کاری کی جس اہمیت و افادیت کی تحقیق کر رہی ہے، قرآن و احادیث نے چودہ سو سال قبل ہی آگاہ کر دیا تھا۔ قرآن کریم میں مختلف حوالے سے شجر (درخت) کا ذکر آیا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت قرار دیتے ہوئے اس کا ذکر اس طرح کیا:

هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝۱۰ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۱۱ (النحل ۱۶: ۱۰-۱۱) وہی تمھارے فائدے کے لیے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اُگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔ اسی سے وہ تمھارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے۔ بے شک ان لوگوں کے لیے تو اس میں بڑی نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

ان آیات میں درختوں کو چوپایوں کی غذا اور انسانوں کی ضرورت بتایا ہے۔ ایک جگہ درختوں اور پودوں کے فوائد اس طرح بیان کیے گئے ہیں:

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝۶۸ (النحل ۱۶: ۶۸) آپ کے ربّ نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی اونچی ٹٹیوں میں اپنے گھر (چھتے) بنا۔

اللہ نے درخت کا ذکر آگ کے حوالے سے کیا ہے:

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝۸۰ (یس

۳۶: ۸۰) وہی ہے جس نے تمھارے لیے سبز درخت سے آگ پیدا کردی جس سے تم یکایک آگ سلگاتے ہو۔

ایک جگہ شجر مبارکہ کے طور پر ذکر کیا گیا:

يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ (النور ۲۴: ۳۵) وہ چراغ ایک بابرکت درخت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہو جو درخت نہ مشرقی ہے نہ مغربی۔

ایک جگہ تمام مظاہرِ قدرت کو آرایش کائنات قرار دیا گیا ہے:

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (الکہف ۱۸: ۷) روے زمین پر جو کچھ ہے ہم نے اسے زمین کی رونق کا باعث بنایا ہے کہ ہم انھیں آزمالیں کہ ان میں سے کون نیک اعمال والا ہے۔

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نسل اور کھیتی باڑی کو تباہ کرنے والوں کی مذمت کی ہے:

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ (البقرہ ۲: ۲۰۵) جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی اور کھیتی اور نسل کی بربادی کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ فساد کو ناپسند کرتا ہے۔

اس کے علاوہ قرآن کریم میں شجر کا اور حوالوں سے ذکر بھی کیا گیا ہے۔

شجر کاری احادیث میں

احادیث نبویہؐ میں شجر کاری کے حوالے سے صریح ہدایات موجود ہیں۔ ایک روایت میں شجر کاری کو صدقہ قرار دیتے ہوئے آپؐ نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا ، فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ (بخاری، کتاب المزارعۃ، ح: ۲۳۲۰) جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کرے اور اس میں پرندے، انسان اور جانور کھالیں تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ اَيْ مَا اَكَلَ مِنْهُ صَدَقَةً اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (مسلم، کتاب المساقاۃ، ح: ۳۹۷۱)

جو مسلمان پودا لگاتا ہے اور اس سے انسان، چوپائے یا پرندے کھالیں تو یہ اس کے لیے قیامت تک کے لیے صدقہ ہے۔''

اس کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے ہوتا ہے کہ جس میں آپؐ نے فرمایا قیامت قائم ہورہی ہو اور کسی کو شجرکاری کا موقع ملے تو وہ موقعے کو ہاتھ سے نہ جانے دے:

اِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَبِيَدِ اَحَدِكُمْ فَسِيْلَةٌ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ حَتّٰى يَغْرِسَهَا فَلْيَفْعَلْ (مسند احمد: ۱۲۹۰۲) اگر قیامت قائم ہورہی ہو اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں قلم ہو اور وہ اس بات پر قادر ہو کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے وہ اسے لگالے گا تو ضرور لگائے۔

یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے درخت وغیرہ جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے، کاٹنے یا برباد کرنے سے سختی سے منع کیا ہے۔ حدیث نبویؐ ہے:

مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللهُ رَاْسَهٗ فِي النَّارِ (سنن ابوداؤد، کتاب الادب، ح:۵۲۳۹) جو بیری کا درخت کاٹے گا اللہ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت جنگ میں بھی قطع شجر کو ممنوع قرار دیا ہے۔ آپؐ لشکر کی روانگی کے وقت دیگر ہدایات کے ساتھ ایک ہدایت یہ بھی فرماتے تھے کہ:

وَلَا تُحْرِقُوْا زَرْعًا، وَلَا تَقْطَعُوْا شَجَرَةً مُثْمِرَةً کھیتی کو نہ جلانا اور کسی پھل دار درخت کو نہ کاٹنا۔

یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنے دورِ اقتدار میں باغبانی اور شجرکاری میں گہری دل چسپی دکھائی ہے، اسے علوم وفنون کی شکل دی اور دنیا میں فروغ دیا۔

موسم برسات جاری ہے، شجرکاری کی اہمیت وضرورت اور افادیت کے تعلق سے قرآن وحدیث اور سائنس کی تعلیمات ہمارے سامنے ہیں۔ ہمارے لیے اچھا موقع ہے نیکیوں میں اضافے کا، اپنے ماحول کو خوش گوار بنانے کا۔ آگے بڑھیے، قومی فریضہ نبھایئے، خود پودے لگایئے، دوسروں کو ابھاریئے اور بقدرِ استطاعت اپنا تعاون کیجیے۔